سوال

(839)جس نے ننانوے قتل کیے تھے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزشتہ دنوں ہم نے ایک اہل حدیث مسجد میں جمعہ پڑھا۔ اس میں مولانا صاحب نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے، پھر اس نے ایک عالم سے پوچھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو2ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم ان لوگوں کے پاس جارہے ہو جو اہل کتاب (نصرانی) ہیں پس ان کو سب سے پہلے دعوت دو کہ گواہی دینا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور بلاشبہ میں اللہ تعالی کا رسول ہوں اگر وہ اس کو (قبول کرکے) اطاعت کرلیں توان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اسے بھی تسلیم

سکتی ہے تو اس عالم نے کہا نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کردیا۔ اور اس طرح سو قتل کردیے۔ پھر اس نے کسی اور عالم سے پوچھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے تو اس نے کہا ہاں۔ تم فلاں بستی میں چلے جاؤ، وہاں نیک لوگ رہتے ہیں۔ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور اپنے علاقے میں واپس نہ پلٹنا کیونکہ یہ برے لوگوں کا علاقہ ہے (یعنی ماحول تبدیل کر) وہ شخص ادھر چل پڑا۔ ابھی راستے میں ہی تھا کہ اسے موت آگئی۔ اس پر رحمت اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے۔ ان سے ایک فرشتے نے انسانی شکل میں آکر کہا کہ اس کے دونوں طرف کی زمین ماپ لو۔ جس طرف کی زمین کم ہوگی اس کو ادھر والے فرشتے لے جائیں۔ اور جب زمین ماپی گئی تو جس طرف وہ جارہا تھا اس طرف کی زمین کم نکلی، چنانچہ اسے بخش دیا گیا۔

آپ سے درخواست ہے کہ کیا واقعی یہ کوئی حدیث ہے؟ اور کیا قتل جیسا جرم بھی محض توبہ کی وجہ سے معاف ہوسکتا ہے؟ اُمید ہے کہ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

(عصمت اللہ، محمد منیر، بیرون گیٹ کھیالی گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خطبۂ جمعہ کے دوران خطیب صاحب سے جو حدیث آپ نے سنی وہ صحیح مسلم میں لفظ بلفظ موجود ہے۔ نیچے وہ درج کی جاتی ہے:

((حدثنا محمد بن المثنی، ومحمد بن بشار، واللفظ لابن المثنی، قالا: نا معاذ بن ہشام، حدثنی أبی عن قتادۃ عن أبی الصدیق عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ أن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعۃ وتسعین نفسا، فسأل عن أعلم أہل الأرض، فدل علی راہب، فأتاہ، فقال: إنہ قتل تسعۃ وتسعین نفسا، فہل لہ من توبۃ؟ فقال: لا۔ فقتلہ، فکمل

به مائة، ثم سأل عن أعلم أهل الأرض فدل على رجل عالم، فقال: إنه قتل مائة نفس فهل له من توبة؟ فقال: نعم، ومن يحول بينه وبين التوبة؟ انطلق إلى أرض كذا وكذا،

(بقیہ) کرلیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کی جائے اور ان کے فقیروں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس کی بھی اطاعت کرلیں تو ان کے عمدہ مال پکڑنے سے پرہیز کرو اور مظلوم کی پکار سے بچتے رہو کیونکہ مظلوم کی پکار اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے (بہت جلدی قبول ہو جاتی ہے۔) [بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اخذ الصدقة من الاغنیائ۔ مسلم، کتاب الایمان، باب الدعاء الی شھادتین و شرائع الاسلام۔ ترمذی کتاب الزکاۃ، باب کراھیة اخذ خیار المال فی الصدقة]

إن بها أناسا يعبدون الله تعالىٰ، فاعبد الله تعالىٰ معهم، ولا ترجع إلى أرضك، فإنها أرض سوء۔ فانطلق حتى إذا نصف الطريق أتاه الموت، فاختصمت فيه ملائكة الرحمة، وملائكة العذاب، فقالت ملائكة الرحمة: جآء تائبا مقبلا بقلبه إلى الله۔ وقالت ملائكة العذاب: إنه لم يعمل خيرا قط۔ فأتاهم ملك في صورة آدمي، فجعلوه بينهم، فقال: قيسوا ما بين الأرضين، فإلى أيتهما كان أدنى فهو له، فقاسوا، فوجدوه أدنى إلى الأرض التي أراد، فقبضته ملائكة الرحمة)) (۲، ۳۵۹)

اصل حدیث صحیح بخاری میں بھی موجود ہے۔ (۱، ۴۹۳۔ ۴۹۴) اس کے آخر میں لفظ ہیں ''فغفرلہ'' واللہ اعلم!

۷، ۱، ۱۴۲۴ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 799

محدث فتویٰ